نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربوں کے حالیہ "المیہ" سے یہ حقیقت ایک بار پھر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے۔ کہ سرخروئی اور کامیابی کے لئے مسلمان قوم کا ایمانِ محکم، اعمالِ صالحہ سے آراستگی، دینی روح اور اسلامی جذبات سے سرشاری، دینی ورثہ اور اسلامی روایات سے والہانہ فدائیت، اعلاءِ حق اور دین کے لئے مر مٹنے کا جذبہ نہایت ضروری اور ناگزیر ہے۔ اگر مسلمانوں کا کوئی طبقہ یا علاقہ ان اعلیٰ مومنانہ صفات اور خصوصیات سے محروم ہو جاتے تو نا ممکن ہے کہ صرف مادی اسباب و وسائل، ظاہری شان و شوکت، آلاتِ حرب و ضرب اور عددی قوت و کثرت اسے اس ذلت اور "خذلان" سے بچا سکے جسے صریح انداز میں خداوند کریم نے ان الفاظ سے اشارہ فرمایا ہے: ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذالذی ینصرکم من بعدہ ____ مگر یاد رہے۔ کہ مسلمانوں کا ان ایمانی اوصاف سے اتصاف تب ممکن ہے کہ اپنے روحانی سرچشمہ اور اسلامی تعلیمات، کتاب و سنت اور اسوۂ رسولؐ و صحابہؓ سے ان کا رشتہ اور تعلق بہت گہرا اور مستحکم ہو۔ اس تعلق کے قیام و استحکام کی سب سے بڑی ذمہ داری علوم اور تعلیماتِ اسلام کی نمائندگی کرنے والے اس طبقہ پر عائد ہوتی ہے۔ جسے "علماء کرام" اور رہنمایانِ دین و شریعت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جن کا مقام و منصب ایک مسلم معاشرہ میں دینی امامت و سیادت اور وراثت و نیابتِ نبوت کا ہے۔ ایمان و ہدایت کے یہ سرچشمے اگر متحرک، پُرجوش، باعزم ہوں گے تو ملت کی سوکھی کھیتیوں کی آبیاری ہو سکے گی۔ اور اسلامی اقدار و روایات کی روشنی میں تاریک دل منور ہو سکیں گے ____ ضروری ہے۔ کہ وہ خود ان علومِ ربانی اور ہدایاتِ نبوی کا عملی نمونہ ہوں۔ اور مجسم ایمان و یقین اور عملِ صالح بن کر قوم کے سامنے آئیں۔ ان کا وجود اسوۂ نبویؐ اور سیرتِ صحابہؓ کا زندہ اور چلتا پھرتا پیکر ہو۔ وہ حرص و لالچ، طمع و خوف کی تمام آلائشوں سے پاک ہوں، دنیا کی فانی لذت اور عیش و عشرت کی چمک دمک سے ان کی آنکھیں خیرہ نہ ہوں، دنیا کی بڑی سے بڑی قوت و سطوت اور وعدہ و وعید سے ان کے قدم جادۂ حق سے نہ ڈگمگائیں۔ وہ بغیر کسی امیدِ نفع اور رجاء طلبی کے